قرآن مجید میں مذکور منتخب خواتین کے عادات واطوار کا اردو تفسیری ادب میں علمی جائزہ

A Scholarly Review of The Customs and Manners of Selected Women Mentioned in The Holy Qur'an in Urdu Exegetical Literature

سدرہ بی بی*   ڈاکٹر فاطمہ**

ISSN (P) 2664-0031 (E) 2664-0023
DOI: https://doi.org/10.37605/fahmiislam.v9i1.2
Published: June,2026

Abstract

This study presents a qualitative and analytical review of the customs, manners, and ethical conduct of selected women mentioned in the Holy Qur'an, specifically as interpreted within Urdu Exegesis (*Tafsir*). While the Qura'nic narrative establishes these female figures, such as Maryam (A.S.), Asiyah (A.S.), Ayesha (RA), etc as paradigms of virtue, faith, and leadership.

This paper investigates how prominent modern and classical Urdu commentators analyse the social norms, modesty, and societal roles of these women. The findings reveal that Urdu Tafsir bridges traditional jurisprudential frameworks with contemporary gender dynamics, often reflecting regional cultural values while maintaining textual orthodoxy.

Ultimately, this research highlights how the manners of Qura'nic women are described in Urdu literature to offer moral, ethical, and practical guidance for contemporary Muslim societies, contributing a nuanced perspective to Islamic gender studies.

Keywords: Urdu Exegesis (*Tafsir*), Quranic Women, Islamic Ethics.

تعارف:

یہ قرآن کا ایک انتہائی اہم موضوع ہے۔ قرآن میں جہاں مردوں کے واقعات بیان ہوئے ہے واہی خواتین کے واقعات بھی ذکر کیے گئے ہے یہ واقعات قرآن میں اس لیے ذکر کئے گئے ہیں تاکہ ایک مسلمان عورت میں صبر، شکر اور حیا جیسی صفات کو اجاگر کیا جائے۔

---

* ایم۔فل اسکالر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامیات، شہید بنظیر بھٹو وومن یونیورسٹی پشاور۔

** اسسٹنٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامیات، شہید بے نظیر بھٹو وومن یونیورسٹی، پشاور۔(Correspondence Author)
fatimasaba@sbbwu.edu.pk

یہ موضوع اس حوالے سے بھی بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے کہ قرآن میں خواتین کے کردار کے مطالعے سے یہ بات بخوبی معلوم ہوتی ہے کہ ان کے لیے بھی وہی شریعت ہے اور وہی قانون ہے جو کہ امت محمدیہ کے لئے ہے۔ان واقعات کو مدنظر رکھ کر ایک مسلم عورت نہ صرف سیدھی راہ پر چل سکتی ہے بلکہ کفروشرک کے سامنے ڈھٹ کر کھڑی ہو سکتی ہے قرآن میں خواتین کے تذکرے سے یہ بات بخوبی معلوم ہو جاتی ہے کہ عورت کوئی غیر معمولی چیز نہیں ہے جس طرح قبل از اسلام عورت کو حقیر شے کی مانند سمجھا جاتا تھا کہ عورت کی کوئی مستقل حیثیت ہی نہ تھی۔

اس موضوع کے انتخاب سے میرا مقصد خواتین میں یہ شعور اجاگر کرنا ہے کہ قرآن میں جن فرمانبردار خواتین کا ذکر ہوا ہے اس کو اپنی عملی زندگی کا حصہ بنائے، یہ خواتین موجودہ دور کی خواتین کے لئے رول ماڈل کی حیثیت رکھتی ہے اور ان کی زندگی کا ہر ایک پہلو اس سے سنوار سکتا ہے۔ قرآن میں جن نافرمان عورتوں کا ذکر ہوا ہے ان سے نصیحت حاصل کرے۔

قرآن مجید میں مذکور فرمانبردار خواتین کا تذکرہ:

حضرت ایوبؑ کی زوجہ محترمہ کا تعارف:

حضرت ایوبؑ کی زوجہ محترمہ کے نام کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ تفسیری مظہری میں علامہ قاضی ثناءاللہ نے انکانام رحمت بن افرائیم بن یوسف بن یعقوب لکھاہے [1]۔

اور معارف القرآن میں مفتی محمد شفیع صاحب نے ان کا نام لیاّبنت میشا ابن یوسف لکھاہے [2]۔حافظ عماد الدین نے اپنی تفسیر ابن کثیر میں لکھاہے کہ ابن عساکر میں ابن عساکر نے اپنی کتاب تاریخ میں ان کا نام لیّا بتایاہے اس کے بارے میں ان کا ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ حضرت یعقوب علیہ السلام کی بیٹی اور حضرت ایوب علیہ السلام کی بیوی ہیں جو کہ تثنیہ کی زمین میں ان کے ساتھ تھیں [3]

حضرت ایوب علیہ السلام کی آزمائش میں ان کی زوجہ کا کردار:

حضرت ایوب اللہ تعالی کے جلیل القدر پیغمبر تھے اللہ تعالی نے ان کو دنیامیں ہر قسم کے آسائشوں سے نوازا تھا۔مال ودولت لونڈیاں،اولاد واسباب سب کچھ عطا کیا تھا اللہ تعالی نے ان کو آزمانا چاہاتو سب کچھ جو عطا کیا تھا واپس لے لیا اولاد،مال ودولت سب کچھ ختم ہو گیا یہاں تک کہ تنہارہ گئے ان حالات میں بھی اللہ تعالی کا شکر ادا کرتے ان کو جذام کی طرح سخت بیماری لاحق ہوئی قلب اور زبان کے علاوہ بدن کا کوئی حصہ نہ بچ سکا بیماری کی وجہ سے سب نے ان کو چھوڑ دیا۔ ان کو آبادی سے کوسودور کسی کچرا ڈالنے والی جگہ پر چھوڑ دیا گیاسب عزیزواقارب

نے ان سے رشتہ توڑ دیا مگر ان کی بیوی ہی تھی جو ان کے پاس جاتی تھی ان کی خدمت کرتی چونکہ ان کے مال ،اولاد، دولت واسباب سب کے سب ختم ہو گئے تھے تو ان کی بیوی محنت مزدوری کرتی اور ان کی ضروریات کو پورا کرتی تھی کبھی ان سے شکایت نہیں کی خود بھوکی رہتی تھی مگر ان کے کھانے کا بندوبست کرتی اور ان کی خاطر لوگوں کی طرح طرح کی باتوں کو برداشت کرتی مگر زبان پر کسی قسم کی شکایت نہ لاتی تھی[4]

حضرت ایوب علیہ السلام کی بیوی انتہائی صبر والی خاتون تھی انہوں نے ہر حال میں اپنے شوہر کا ساتھ دیا یہ حضرت ایوب کی خدمت بھی کرتی رہی اور محنت مزدوری کر کے رزق کا بندوبست بھی کرتی تھیں۔ حضرت ایوب کی بیوی کو لوگوں نے یہاں تک کہہ دیا تھا کہ یہ عورت اپنے شوہر جس کو اس قدر سخت بیماری لاحق ہے اور جو دوسروں کو بھی جلدی لگ جاتی ہیں اس کے پاس جاتی ہے اور پھر ہمارے پاس آتی ہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ بیماری ہمیں بھی لگ جائے انہوں نے اسے روکنے کی کوشش کی مگر وہ نہ رُکی اور ان کی خدمت کرتی رہی[5]

وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِب بِّهِ وَلَا تَحْنَثْ ۗ إِنَّا وَجَدْنَاهُ صَابِرًا ۚ نِّعْمَ الْعَبْدُ ۖ إِنَّهُ أَوَّابٌ[6]

اور اپنے ہاتھ میں تنکوں کا ایک مٹھا جھاڑو لے کر مار دے اور قسم کا خلاف نہ کر سچ تو یہ ہے کہ ہم نے اسے بڑا صابر بندہ پایا، وہ بڑا نیک بندہ تھا اور بڑی ہی رغبت رکھنے والا۔

حضرت ایوب علیہ السلام کی بیوی کے صبر کو دیکھ کر ابلیس کو بھی حسد ہوئی اور اسے گمراہ کرنے کی کوشش کی جس طرح اس نے حضرت آدم علیہ السلام کی بیوی کے ذریعے حضرت ادم علیہ السلام کو جنت سے نکالا تھا اسی طرح اس نے ایوب علیہ السلام پر بھی اس کے بیوی اس کے ذریعے سے وار کرنے کی کوشش کی۔ابلیس نے حضرت ایوب علیہ السلام کی بیوی کو بہکانے کی کوشش کی اور ایک بکری ان کے سامنے لایا اور کہا کہ اگر حضرت ایوب غیر اللہ کے نام پر اس بکری کو ذبح کر دے تو ان سے یہ بیماری ختم ہو جائے گی چونکہ عورت تو کم عقل ہوتی ہے اور جلدی سے اس کے بہکاوے میں اگئی اور حضرت ایوب کے پاس دوڑی چلی ائی اور ان سے کہا کہ اس بکری کے بچے کو غیر اللہ کے نام پر ذبح کرو تو تم ان مصیبتوں سے بچ جاؤ گے حضرت ایوب سمجھ گئے کہ ابلیس جو کہ اللہ تعالی کا دشمن ہے تیرے پاس پہنچ گیا ہے حضرت ایوب نے فرمایا کہ تم جس مال و دولت کی بات کر رہی ہو وہ مجھے کس نے عطا کیا اسی اللہ نے جس نے مجھے اس تکلیف میں مبتلا کیا۔اسیّ سال تک ہم ان نعمتوں سے لطف اندوز ہوتے رہیں مگر سات سال اور کچھ مہینے ہی ہوئے کہ تم ناشکری پر اتر آئی حضرت ایوب نے قسم کھائی کہ اللہ تعالی نے مجھے شفا دی تو میں تجھے سو کوڑے ماروں گا کیونکہ تم نے اللہ تعالی کی ناشکری کی ہے حضرت ایوب نے اللہ تعالی سے دعا مانگی اور اللہ نے ان کی دعا قبول اور حکم دیا کہ لکڑیوں کا ایک گٹھا لو اور اس سے اپنی

بیوی کو مارو اور قسم کو نہ توڑو اس لیے کہ اس نے تیرے ساتھ بڑا صبر کیا تھا اور اس مشکل حالات میں تیرا ساتھ دیا جب سب نے آپ کو چھوڑ دیا[7]

زوجہ رسول ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا تعارف:

حضرت عائشہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی بیٹی اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زوجہ تھی۔ ان کا لقب حمیرا اور صدیقہ تھا آپ ﷺ ان کو حمیرا کے نام سے پکارتے تھے۔ کنیت ام عبد اللہ تھا والدہ کا نام زینب تھا اور ام رومان ان کا لقب تھا غنم بن مالک کے قبیلے سے تعلق رکھتی تھی۔ حضرت عائشہ نبوت کے چار سال بعد شوال کے مہینے میں پیدا ہوئی۔ حضرت خدیجہ کے انتقال کے بعد خولہ بن حکیم نے ان کا رشتہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے لیے ام رومان سے مانگا ان کا مہر پانچ سو درہم تھا[8]۔

واقعہ افک میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا صبر:

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے غزوہ بنی المصطلق کے سفر پر حضرت عائشہ کو اپنے ساتھ روانہ کیا چھ ہجری کو مدینے واپسی پر راستے میں حضرت عائشہ کو قضائے حاجت کی ضرورت پیش آئی تو حضرت عائشہ قافلے سے علیحدہ ہو کر جنگل کی طرف تشریف لے گئی اتفاق سے وہاں پر ان کا ہار گم ہو گیا اس کو تلاش کرنے میں دیر ہوئی واپس آئی تو قافلہ چلا گیا تھا رات کا وقت تھا حضرت عائشہ نیند کے غلبے کی وجہ سے سو گئی۔ حضرت صفوان کو اس کام پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مامور کیا تھا کہ قافلے سے کوئی چیز وغیرہ رہ گئی ہو تو پیچھے آکر اسے اٹھالے انہوں نے گزرتے وقت حضرت عائشہ کو دیکھا اور حضرت عائشہ کو اونٹ پر سوار کیا اور خود اونٹ کی نکیل پکڑ کر روانہ ہوئے راستے میں عبد اللہ بن ابی جو کہ ایک منافق تھا اس نے ان کو دیکھ لیا اور اپنی طرف سے کہانیاں بنائی اور پورے مدینے میں پھلائی ہر طرف یہ بات مشہور ہوئی دوپہر کے وقت قافلہ کسی مقام پر ٹھہرا تھا تو وہ ان میں شامل ہوئی[9]۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا جب مدینے واپس آئی تو ہر طرف یہ بات پھیل گئی تھی جب حضرت عائشہ کو اس بات کا علم ہوا تو ان پر غم کے پہاڑ ٹوٹ پڑے اور وہ غم سے بلکل میں نڈھال ہو گئی۔ تقریبا ایک مہینہ گزر چکا تھا اور حضرت عائشہ کا وہی حال تھا نہ کچھ کھاتی نہ پیتی بس دن رات روتی رہتی تھی۔ آپ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے پہلے کلمہ شہادت پڑھا اور پھر فرمایا مجھے تیری متعلق ایسی خبرے آئی ہے اگر تو ان سے پاک ہے تو اللہ تعالی تیری پاکی کو ظاہر کر دے گا اور اگر تو اتفاقا کسی گناہ میں مبتلا ہو گئی ہے تو اللہ سے توبہ استغفار کرو بندہ جب گناہ کا اقرار کرتا ہے اور معافی مانگتا ہے تو اللہ اس کی توبہ قبول کرلیتا ہے۔ حضرت عائشہ نے کہا کہ لوگ جو باتیں بنا

رہے ہیں خدا کی قسم تم لوگوں نے انہیں سچ مان لیا ہے اب اگر میں کچھ بھی کہوں تو تم انہیں سچ نہیں مانو گے تو میں کچھ نہیں کہتی مجھے اپنی اور تمہارے حالت کو دیکھ کر وہ مثال یاد آتی ہیں، جو یوسف علیہ السلام کی جدائی میں اس کے باپ نے کہا تھا۔

فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ۖ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ [10]

ترجمہ: پس صبر ہی بہتر ہے، اور تمہاری بنائی ہوئی باتوں پر اللہ ہی سے مدد کی طلب ہے۔

اتنے بڑے الزام پر بھی حضرت عائشہ نے صبر کیا اور صرف اللہ تعالی سے اپنا تعلق قائم رکھا دن رات سجدہ ریز ہوتی رہی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی برات کا خدائی اعلان:

لَّوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بِأَنفُسِهِمْ خَيْرًا وَقَالُوا هَٰذَا إِفْكٌ مُّبِينٌ[11]

اسے سنتے ہی مومن مردوں عورتوں نے اپنے حق میں نیک کمائی کیوں نہ کی کیوں نہ کہہ دیا کہ یہ تو کھلم کھلا صریح بہتان ہے

آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ابھی حضرت عائشہ کے پاس بیٹے ہی تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی وحی کے وقت جو نشان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے مبارک پر ظاہر ہوتے ہیں اسی طرح کے آثار آپ ﷺ کے چہرے پر نمایاں ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکراتے ہوئے عائشہ کی طرف دیکھا اور فرمایا اے عائشہ خوش ہو جاؤ اللہ تعالی نے تمہاری برات نازل فرمادی۔

فرعون کی بیوی حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا کا تعارف

مصر کا بادشاہ جس کا نام فرعون تھا خود کو خدا کہتا تھا اس کی بیوی کا نام آسیہ بنت مزاحم تھا آسیہ کا تعلق بنی اسرائیل سے تھا۔ آسیہ بنت مزاحم انتہائی نیک شریف اور ادولت والی خاتون تھی یہ انبیاء کی اولاد میں سے تھی ۔حضرت آسیہ مساکین پر نہ صرف شفقت اور رحم کرنے والی تھی بلکہ یہ تو مساکین کے لئے ان کی ماں کی طرح تھی صاحب حیثیت ہونے کی وجہ سے اپنے مال و متاع سے مساکین کو صدقہ بھی دے دی تھی[12]۔

حضرت آسیہ کا موسی علیہ السلام کو بچانا اور موسی پر ایمان لانا:

فرعون نے حضرت آسیہ کے کہنے پر ہی موسی علیہ السلام کو اپنے گھر میں رکھا حضرت آسیہ نے موسی علیہ السلام کی بڑی پیار سے پرورش کی۔ایک دن فرعون نے موسی علیہ السلام کو اپنے ہاتھوں میں اٹھایا تو موسی علیہ السلام نے فرعون کے داڑھی کے بال نوچ دیے اس پر فرعون کو سخت غصہ آیا اور اس نے موسی علیہ السلام کو

ذبح کرنے کا ارادہ کیا مگر آسیہ نے حضرت موسی علیہ السلام کو بچایا اور کہا کہ یہ بہت چھوٹا بچہ ہے اچھے اور برے میں تمیز نہیں کر سکتا جب حضرت موسی بڑا ہوا اور اللہ تعالی نے حضرت موسی علیہ السلام کو فرعون کے پاس جانے کا حکم دیا تو موسی علیہ السلام نے اپنے معجزے فرعون اور اس کے جادو گروں کو دکھائے تو وہاں پر جتنے بھی لوگ موجود تھے سب موسی علیہ السلام پر ایمان لائے ور فرغون کی بیوی آسیہ بھی موسی علیہ السلام پر ایمان لائی[13]۔

ایمان لانے کے بعد حضرت آسیہ کا انجام:

فرعون کو جب آسیہ کے ایمان لانے کا علم ہوا تو شدید غصے میں آیا اور اپنے سرداروں سے مشورہ کیا کہ آسیہ کے بارے میں تم لوگوں کی کیارائے ہے تو سب نے آسیہ کی تعریف کی تو فرعون نے کہا کہ وہ میرے علاوہ کسی اور کی عبادت کرتی ہے تو تمام سرداروں نے جنہوں نے آسیہ کی تعریف کی تھی فرعون کو حضرت آسیہ کو قتل کرنے کا مشورہ دیا اس کے بعد فرعون نے اس پر طرح طرح کے مظالم ڈھائے مگر ان کے ایمان میں ذرابرابر بھی فرق نہیں آیا عثمان نہدی نے حضرت سلیمان فارسی سے روایت نقل کی ہے کہ فرعون حضرت آسیہ کو دھوپ میں اذیت دیتا اور فرعون جب آسیہ کو اذیت دیتا تو فرشتے اپنے پروں سے اس پر سایہ کر دیتے۔ ان اذیتوں کے باوجود بھی جب اس کے ایمان میں فرق نہیں آیا اور ایک خدا پر ہی ڈٹی رہی تو فرعون نے اس کے ہاتھ پاؤں باندھ کر اس پر میخیں گاڑ دیے اور ان کی پشت پر چکی رکھ دی اور کہا اب بتا میں تیرا خدا ہوں کہ نہیں اس حالت میں حضرت آسیہ نے اللہ تعالی سے دعا کی اور اسی حالت میں حضرت آسیہ کی روح پرواز کر گئی[14]۔

وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِّلَّذِينَ آمَنُوا امْرَأَتَ فِرْعَوْنَ إِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِي عِندَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِي مِن فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ وَنَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ [15]

اور اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے لئے فرعون کی بیوی کی مثال بیان فرمائی جبکہ اس نے دعا کی اے میرے رب! میرے لئے اپنے پاس جنت میں مکان بنا اور مجھے فرعون سے اور اس کے عمل سے بچا اور مجھے ظالم لوگوں سے خلاصی دے۔

قرآن میں مذکور نافرمان عورتوں کا تذکرہ:

حضرت نوح علیہ السلام کی بیوی کا تعارف:

حضرت نوح علیہ السلام کی بیوی کا نام تفسیر قرطبی میں مقاتل کے مطابق والہہ اور ضحاک نے حضرت عائشہ سے روایت نقل کی ہے کہ جبرائیل علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور بتایا کہ

حضرت نوح علیہ السلام کی بیوی کا نام واغلہ تھا اور تفسیر معارف القرآن میں بھی ان کا نام واغلہ بیان کیا گیا ہے اس کا شوہر یعنی حضرت نوح علیہ السلام اللہ تعالی کے برگزیدہ پیغمبر تھے انہوں نے اپنی قوم کو خدا کی وحدانیت کی طرف بلایا[16]۔

حضرت نوح علیہ السلام کی بیوی کی خیانت:

ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِلَّذِينَ كَفَرُوا امْرَأَتَ نُوحٍ وَامْرَأَتَ لُوطٍ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتَاهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللَّهِ شَيْئًا وَقِيلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدَّاخِلِينَ [17]

اللہ تعالیٰ نے کافروں کے لئے نوح کی اور لوط کی بیوی کی مثال بیان فرمایا یہ دونوں ہمارے بندوں میں سے دو شائستہ اور نیک بندوں کے گھر میں تھیں، پھر ان کی انہوں نے خیانت کی پس وہ دونوں نیک بندے ان سے اللہ کے کسی عذاب کو نہ روک سکے اور حکم دیا گیا اے عورتوں دوزخ میں جانے والوں کے ساتھ تم دونوں بھی چلی جاؤ۔

حضرت نوح علیہ السلام کی بیوی کی خیانت یہ تھی کہ وہ حضرت نوح علیہ السلام کو مجنون کہتی تفسیر قرطبی میں سلیمان بن رقیہ نے ابن عباس سے یہ قول نقل کی ہیں کہ نوح علیہ السلام کی بیوی لوگوں سے کہتی تھی کہ حضرت نوح علیہ السلام مجنون ہیں مفسرین کا اجماع اس بات پر ہے کہ ان کی خیانت دین کے معاملے میں تھی۔ ان کی خیانت کے بارے میں مفسرین کے مختلف اقوال ہیں پہلے قول کے مطابق یہ مشرک تھی دوسرے قول کے مطابق یہ منافق تھی اور ایک قول یہ بھی ہے کہ اس کی خیانت یہ تھی کہ یہ چغل خور تھی۔ امام سیوطی نے اپنی تفسیر در منثور میں ایک روایت نقل کی ہے کہ امام ابن عساکر نے حضرت اشرس خراسانی سے یہ روایت بیان کی ہیں جو کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع بیان کیا ہے کیا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کسی نبی کی بیوی نے کبھی زنا کا ارتکاب نہیں کیا[18]۔

زوجہ پیغمبر کا بھی عذاب الٰہی سے نہ بچنا:

نوح علیہ السلام کی بیوی نے دین کے معاملے میں اپنے شوہر کی مخالفت کی خفیہ طریقے سے کفار و مشرکین کی امداد کرتی رہی اور اسی وجہ سے جہنم کی مستحق ٹھری زوجیت پیغمبر یعنی پیغمبر کی بیوی ہونے کے باوجود بھی اللہ کے قہر سے نہ بچی ان کو ان کے کفر کی وجہ سے عذاب دیا گیا ان کا نبی کے ساتھ جو نسبی تعلق ہے یہ بھی اسے کوئی فائدہ نہیں دے گا اور ان کی نافرمانی کی وجہ سے قیامت کے دن ان کو بھی کہا جائے گا کہ کافروں کے ساتھ جہنم میں داخل ہو جاؤ۔

ابو لہب کی بیوی کا نام و نسب:

ابو لہب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے اور یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سخت ترین دشمن تھے اس کی بیوی کا نام اروی تھا ان کی کنیت ام جمیل تھی۔ حزب بن امیہ کی بیٹی تھی ابو سفیان کی بہن تھی قریش عورتوں کی سردار تھی اپنے خاوند کی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت ترین دشمن تھی اور اپنے خاوند کے کفر و شرک، سرکشی اور دشمنی میں اس کے شانہ بشانہ تھی[19]۔

ام جمیل کا حضور پاک ﷺ کے ساتھ عداوت:

دشمنی میں اس قدر بڑھ گئی تھی کہ تفسیر ابن کثیر میں سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ ام جمیل کے پاس موتیوں والا قیمتی ہار تھا اور وہ یہ کہتی تھی کہ مجھے لات اور عزہ کی قسم اسے محمد کی عداوت میں خرچ کر دوں گی اس پر وہ بہت زیادہ فخر کرتی اور یہی ہار دوزخ میں بھی اس کے گلے میں رسی کی طرح ہو گی۔

سورۃ لہب کے نازل ہونے پر ام جمیل کا ردعمل:

تفہیم القرآن میں حضرت اسما کا بیان ہے کہ جب سورہ لہب نازل ہوئی اور ام جمیل نے اس کو سنا تو وہ غصے میں نبی کریم کے پاس گئی اسکے ہاتھوں میں پتھر تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو میں اشعار پڑتی جاتی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حرم میں تشریف فرما تھے کہ یہ حرم پہنچی تو ابو بکر نے عرض کیا یارسول اللہ مجھے اندیشہ ہے کہ یہاں آپ کو دیکھ کر بے ہودگی کرے گی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مجھے نہیں دیکھ سکتی بالکل اسی طرح ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے موجود ہونے کے باوجود اس نے نہیں دیکھا اور ابو بکر صدیق سے کہنے لگی کہ میں نے سنا ہے کہ تمہارے دوست نے میری ہجو کی ہے تو ابو بکر صدیق نے فرمایا کہ اس گھر کے رب کی قسم انہوں نے تمہاری ہجو نہیں کی اس کے بعد وہ چلی گئی اس جواب کا مطلب یہ تھا کہ ہجو تو اللہ تعالی نے کی ہے رسول اللہ نے نہیں کی[20]۔

ام جمیل کا انجام:

وَامْرَأَتُهُ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِّن مَّسد[21] اور اس کی بیوی بھی جائے گی جو لکڑیاں ڈھونے والی ہے اس کی گردن میں پوست کھجور کی بٹی ہوئی رسی ہو گی

قرآن میں ام جمیل کے لیے جید کا لفظ استعمال کیا گیا ہے جید کا لفظ عربی زبان میں ایسی گردن کے لیے بولا جاتا ہے جس میں زیور پہنایا گیا ہوں چونکہ یہ گردن میں قیمتی ہار پہنتی تھی اس وجہ سے طنز کے طور پر جید کا لفظ استعمال کیا گیا ہے کہ اسی طرح دوزخ میں اس کے گلے میں ایک رسی ہو گی رسی کے بارے میں مفسرین کے

مختلف اقوال ہیں ایک قول ہے کہ یہ مضبوط بٹی ہوئی رسی ہوگی، دوسرا یہ کھجور کی چال سے بنی ہوئی رسی ہوگی تیسرا قول یہ ہے کہ اونٹ کی کال یااس کے سوف سے بنی ہوئی رسی ہوگی اور اس کے بارے میں قول یہ بھی ہے کہ یہ لوہے کے تاروں سے بنی ہوئی رسی ہوگی [22]۔

دور حاضر کے خواتین کے لئے رول موڈل:

انسانی زندگی دو حال سے خالی نہیں ہے کبھی اس کی زندگی میں خوشی ہوگی تو کبھی غم کبھی اسے آرام ہوگا تو کبھی یہ تکلیف میں مبتلا ہوگا کوئی انسان ہمیشہ آرام اور خوشحالی میں رہے اور کبھی اسے کوئی تکلیف نہ آئے ایسا ممکن نہیں اس طرح کوئی انسان ہمیشہ تکلیف اور پریشانی مبتلا رہے یااس کی زندگی میں خوشی نہ آئے یہ بھی ممکن نہیں بلکہ خوشی اور غم کبھی آرام کبھی تکلیف، کبھی عروج کبھی زوال کبھی فقیری کبھی امیری، کبھی صحت اور کبھی بیماری ہے انسان کو ان تمام تکالیف پر صبر وشکر کرنا چاہیے۔ آج کل خواتین میں یہ برائی پائی جاتی ہیں کہ جب تک شوہر خوشحال ہے جس کی خواہشات کو پورا کر رہا ہے تو شوہر کے ساتھ مل کر زندگی گزاریں گی اگر اس کی زندگی میں کوئی تکلیف یا کوئی پریشانی آگئی یا وہ بیمار پڑ گیا یا اس کے کاروبار میں نقصان ہو گیا یا وہ مقروض ہو گیا تو بعض عورتیں شوہروں کا ساتھ چھوڑ دیتی ہیں اور ایک انیک عورت ہر حال میں اپنے شوہر کا ساتھ دیتی ہے قرآن میں خواتین کے جو احوال بیان ہوئے ہیں وہ اج کل کے خواتین کے لیے ایک بہترین رول ماڈل کے طور پر ہے اگر خواتین ان اعادات و اطوار کو ااپنائے تو ان کی زندگی میں خوشحالی آئے گی اور پرسکون طریقے سے زندگی گزارے گی۔

خلاصہ:

قرآن میں جن فرمانبردار عورتوں کے واقعات ذکر ہوئے ہیں اس سے ایک عورت میں صبر، شوہر کی اطاعت اور حیا جیسی صفات پیدا ہوتی ہیں جیسا کہ ایوب علیہ السلام کی زوجہ رحمت بی بی، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہااور فرعون کی بیوی حضرت آسیہ رضی اللہ تعالی عنہا کہ ایوب علیہ السلام کی آزمائش میں جب سب رشتہ داروں نے ان کا ساتھ چھوڑ دیا ان کو گھر سے باہر نکال دیا ان حالات میں ان کی بیوی ہی تھی جو کہ ہر موڑ پر ان کے ساتھ رہی اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے پیغمبر کی بیوی ہونے کے باوجود جب منافقوں نے ان پر تہمت لگائی تو اس سخت وقت میں بھی انہوں نے صبر کا دامن نہ چھوڑا اور اللہ تعالی کے آگئے سجدہ ریز ہو کر دن رات روتی رہی کہ اس کے صبر کو دیکھ کر قرآن میں اللہ تعالی نے ان کی پاکیزگی کا اعلان کیا۔ جیسا کہ فرعون کی بیوی حضرت آسیہ کہ اس کے پاس مال دولت کی کوئی کمی نہ تھی لیکن اس کے باوجود اس کا دل مطمئن نہ تھا اور

جب اس کے شوہر فرعون نے خدائی کا دعوی کیا تو اس کی مخالف ہو گئی فرعون نے اس کو طرح طرح کی اذیتیں دی لیکن انہوں نے ان کو خدا تسلیم نہ کیا اور ان اذیتوں پر صبر کیا۔ قرآن میں جن نافرمان عورتوں کے واقعات ذکر ہوئے ہیں ایک عورت ان واقعات سے عبرت حاصل کر سکتی ہیں جیسا کہ نوح علیہ السلام کی بیوی اور ابولہب کی بیوی کہ اللہ تعالی نے ان کا انجام کیا اللہ تعالی نے ان دونوں کو دنیا میں بھی رسوائی اور ذلت سے ہمکنار کیا اور آخرت میں بھی ان کے لیے سخت عذاب ہو گا۔

حوالہ جات وحواشی:

---

[1] پانی پتی، محمد ثناء اللہ، تفسیر مظہری، مترجم سید محمد کرم شاہ الازہری، مکتبہ ضیاء القرآن لاہور، 2019، ج6، ص287۔

Qadi Thanaullah Panipati, Tafsir-i-Mazhari, trans. Pir Muhammad Karam Shah Al-Azhari (Lahore: Zia-ul-Quran Publications, 2019), 6:287

[2] مفتی محمد شفیع، مولانہ، معارف القرآن، کراچی: مکتبہ معارف القرآن، 2018، ج6، ص266۔

Mufti Muhammad Shafi, Ma'ariful Quran (Karachi: Maktaba Ma'ariful Quran,2018), 6:266

[3] ابن کثیر، اسماعیل بن عمر بن کثیر، عمادالدین، تفسیر ابن کثیر، مترجم محمد جوناگڑھی، مکتبہ اسلامیہ لاہور، 2005ء، ج3، ص140۔

Ibn Kathir, Imad ad-Din Ismail ibn Umar, Tafsir Ibn Kathir, trans. Muhammad Junagarhi (Lahore: Maktaba Islamia, 2005), 3:140.

[4] مفتی محمد شفیع، معارف القرآن، ج5، ص266۔

Mufti Muhammad Shafi, Ma'ariful Quran, 5:266

[5] محمد ثناء اللہ پانی پتی، تفسیر مظہری، ج6، ص287۔

Panipati, *Tafsir-i Mazhari*, 6:287.

[6] سورۃ ص، 44

Surah Sad 38:44.

[7] السیوطی، امام جلال الدین، عبدالرحمن بن ابی بکر، تفسیر دُرّ منثور، مترجم پیر محمد کرم شاہ الازہری، ج5، ص258۔

Jalal al-Din al-Suyuti, Tafsir al-Durr al-Manthur, trans. Pir Muhammad Karam Shah Al-Azhari,5:258

[8] سید سلمان ندوی، سیر الصحابیات، مکتبہ عمر فاروق پشاور، ص32۔

Syed Sulaiman Nadvi, Seerat-un-Sahabiyat (Peshawar: Maktaba Umar Farooq), 32.

[9] عثمانی، شبیر احمد، تفسیر عثمانی، مکتبہ لدھیانوی کراچی، 2014، ج2، ص189۔

Usmani,Shabbir Ahmad ,Tafsir-i Usmani (Karachi: Maktaba Ludhyanwi, 2014), 2:189.

[10] سورۃ الیوسف، 18

Surah Yusuf 12:18.

[11] سورۃ النور، 13، 12

Surah An-Nur 24:12–13.

[12] پانی پتی، محمد ثناء اللہ، تفسیر مظہری، ج7، ص۔220-219۔

Panipati, Muhammad Thanaullah ,Tafsir-i Mazhari, 7:219–220

[13] محمد بن احمد بن ابو بکر، تفسیر قرطبی،ج7،ص269۔

Muhammad ibn Ahmad ibn Abi Bakr al-Qurtubi, Tafsir al-Qurtubi, 7:269

[14] ایضاً، تفسیر قرطبی،ج9،ص489۔

Ibid, *Tafsir al-Qurtubi*, 9:489.

[15] سورۃ التحریم،11:66

Surah At-Tahrim 66:11

[16] محمد بن احمد بن ابو بکر، تفسیر قرطبی،ج9،ص265۔

Muhammad ibn Ahmad ibn Abi Bakr al-Qurtubi, *Tafsir al-Qurtubi*, 9:525.

[17] سورۃ التحریم،10:66

Surah At-Tahrim 66:10

[18] عبد الرحمٰن بن ابی بکر، تفسیر در منثور،ج6،ص248۔

Abd al-Rahman ibn Abi Bakr ,Tafsir al-Durr al-Manthur ,vol. 6, p. 648.

[19] اسماعیل بن عمر بن کثیر، تفسیر ابن کثیر،ج4،ص720۔

Ismail ibn Umar ibn Kathir ,Tafsir Ibn Kathir ,vol. 4, p. 720.

[20] سید ابوالاعلیٰ، تفہیم القرآن،ج6،ص526۔

Syed Abul A'la Maududi ,Tafheem-ul-Quran ,vol. 6, p. 526.

[21] سورۃ لہب،111:4-3

Surah Lahab:3–4.

[22] سید ابوالاعلیٰ، تفہیم القرآن،ج6،ص527۔

Syed Abul A'la Maududi ,Tafheem-ul-Quran ,vol. 6, p. 527.